65944-مساجد كو قبريں بنانے كى ممانعت كے باوجود نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى قبر مسجد نبوى ميں

سوال

حديث ميں ہے كہ :

"اللہ تعالى يہوديوں پر لعنت كرے انہوں نے اپنے انبياء كى قبروں پر مسجديں بنا ليں ..... الخ"

مدينہ ميں مسجد نبوى كے اندر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى قبر ہونے كے بارہ ميں كيا كہا جائيگا ؟

پسنديده جواب

اس مسئلہ ميں
پہلے اور آج بھى كلام كى جاتى رہى ہے، مساجد ميں قبريں بنانے يا مسجد ميں قبروں كو مسجد ميں داخل كرنے كو جائز كہنے والوں كا رد كيا گيا ہے، يہاں ہم اپنے بعض محقق علماء كرام كے فتاوى جات ذكر كرينگے، اس سوال ميں جو اشكال پيش كيا گيا اس ميں تفصيل ہے :

1- شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ
تعالى كہتے ہيں :

"يہاں قبر پرست ايک شبہ كا شكار
ہيں، وہ يہ كہ :

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى قبر
مبارک مسجد نبوى ميں ہے.

اس شبہ كا جواب يہ ہے كہ :

صحابہ كرام رضى اللہ تعالى عنہم نے
نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو مسجد ميں دفن نہيں كيا تھا، بلكہ انہيں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كے حجرہ مبارک ميں دفن كيا گيا، اور جب وليد بن عبد الملک نے پہلى صدى كے آخر ميں مسجد نبوى كى توسيع كى تو حجرہ كو مسجد ميں شامل كر كے ايک برا كام

کیا، اور بعض اہل علم نے اسے منع بھی کیا لیکن اس کا اعتقاد تھا کہ توسیع کی بنا پر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

چنانچہ کسی بھی مسلمان شخص کو اس کا یہ عمل بطور حجت پیش کر کے قبروں پر مساجد تعمیر کرنا جائز نہیں، یا پھر اسے حجت بنا کر مساجد میں دفن کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ صحیح احادیث کے مخالف ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ قبر پرستی اور شرک کے وسائل میں شامل ہوتا ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (389-388/5).

2- شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

قبر والی مسجد میں نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

"قبر والی مسجد کی دو قسمیں ہیں:

پہلی: مسجد تعمیر ہونے سے قبل ہی وہاں قبر ہو، اس طرح کہ قبر پر مسجد بنا دی جائے، ایسی مسجد کو ترک کرنا اور وہاں نماز ادا نہ کرنا واجب ہے، اور جس نے اسے تعمیر کیا ہو اس کے لیے اسے منہدم کرنا ضروری ہے، اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو مسلمان حکمران کو چاہیے کہ وہ اس مسجد کو منہدم کر دے.

دوسری قسم:

قبر بننے سے قبل وہاں مسجد ہو، وہ اس طرح کہ مسجد تعمیر کرنے کے بعد وہاں میت دفن کی جائے، تو وہاں سے یہ قبر اکھاڑنا اور میت کو وہاں سے نکال کر عام قبرستان میں لوگوں کے ساتھ دفن کرنا واجب ہے.

اور ایسی مسجد میں ایک شرط کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے، وہ یہ کہ قبر نمازی کے آگے یعنی قبلہ رخ نہ ہو، کیونکہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے سے منع فرمایا
ہے.

اور رہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی قبر کا مسئلہ جو مسجد میں آچکی ہے، یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مسجد نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل تعمیر کی گئی تھی اور یہ قبر
پر نہیں بنائی گئی.

اور ولید بن عبدالملک کے دور میں
ولید نے مدینہ کے گورنر عمر بن عبدالعزیز کو 88 ہجری میں مسجد نبوی گرا کر ازواج
مطہرات کے حجرے بھی مسجد میں شامل کرنے کا خط لکھا، چنانچہ عمر رحمہ اللہ تعالی نے
بڑے بڑے لوگوں اور فقہاء کو جمع کر کے ان کے سامنے امیر المومنین ولید بن عبدالملک کا
خط پڑھا تو یہ خط انہیں بہت شاق لگا اور وہ کہنے لگے :

اسے اپنی حالت میں ہی رہنے دینا
زیادہ باعث عبرت ہے، اور بیان کیا جاتا ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالی نے
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا حجرہ مسجد میں داخل کرنا پسند نہیں کیا، اور اس سے
منع کیا تھا، گویا کہ انہیں یہ خدشہ تھا کہ قبر کو سجدہ گاہ نہ بنا لیا جائے،
چنانچہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے یہ سب کچھ ولید بن عبدالملک کو لکھ بھیجا،
لیکن ولید نے انہیں پھر یہی حکم دیا تو عمر بن عبدالعزیز کو اسے نافذ کرنے کے علاوہ
کوئی اور چارہ نہ تھا.

آپ دیکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر نہ تو مسجد میں بنائی گئی اور نہ ہی قبر پر مسجد بنائی گئی،
چنانچہ مسجد میں قبر بنانے اور دفن کرنے والوں یا پھر قبروں پر مسجد بنانے والوں کے
لیے اس میں کوئی دلیل اور حجت نہیں پائی جاتی.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے :

"اللہ تعالی یہودیوں اور عیسائیوں
پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
اس وقت فرمایا تھا جبکہ آپ موت کی کشمکش میں تھے، اور اپنی امت کو ان لوگوں کے عمل
اور فعل سے ڈرانے اور بچنے کے لیے فرمایا.

اور جب ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے حبشہ میں دیکھے ہوئے ایک کنیسہ کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جس
میں تصاویر اور مجسمے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک
اور صالح شخص فوت ہوجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے، اللہ تعالی کے ہاں سب سے
بری مخلوق یہی ہیں"

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما
بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سب سے برے وہ لوگ ہیں جن پر قیامت
قائم ہوگی اور وہ زندہ ہونگے، اور وہ لوگ جنہوں نے قبروں کو مسجدیں بنا لیا"

اسے امام احمد نے جید سند کے ساتھ
روایت کیا ہے.

اور مومن اس پر راضی نہیں ہوتا کہ وہ
یہود و نصاری کے طریقہ پر چلے اور نہ ہی وہ اس پر راضی ہے کہ وہ سب سے بری اور شریر
ترین مخلوق میں شامل ہو.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن
عثیمین (12) سوال نمبر (292).

واللہ اعلم.